(قسط نمبر 10) ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی ،ملتان

# ازدواجی تعلقات

# اورشوہر بیوی کے لئے ضروری تنبیہات وہدایات

## (تنبیہ الزوجین)

## نماز ،روزہ ،حج سے متعلق تنبیہات اور ماؤں کو اپنی بیٹیوں کے لئے لمحہ فکریہ

مجرد مرد روزہ رکھے۔

جو شخص بیوی رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے اگر کر سکتا ہے تو شادی کر لے ،نکاح مرد کی نگاہ نیچی رکھتا ہے ،شرم گاہ کو بدفعلی سے روکتا ہے ،اس لئے روزہ رکھے۔روزہ مرد کو خصی کر دیتا ہے۔(صحیح بخاری ،ج ۳ ،ص ۸۳)

اللہ تعالیٰ سے بہتر انسان کی سرشت اور کمزوریوں کو کون جانتا ہے۔مرد اور عورت ایک دوسرے سے دور بعض حالتوں میں نہیں رہ سکتے۔ایک مرتبہ حضورؐ کے سامنے ایسا معاملہ پیش کیا گیا ،اس وقت سورۃ البقرۃ ۱۸۷ نازل ہوئی۔

روزہ نہیں ٹوٹتا:

حضرت عائشہؓ سے متعدد راویوں نے حدیث بیان کی ہے کہ اپنی بیوی کا بوسہ لینے میں حرج نہیں اس کے ساتھ روایات بہت منقول ہیں۔(طوالت کی وجہ سے اختصار کیا ہے۔)

ہانڈی کا نمک چکھ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔مسواک (آج کل ٹوتھ پیسٹ) کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔مگر شرط یہ ہے کہ تھوک نگلا نہ جائے۔

اگر بھول کر پانی کا گھونٹ حلق سے اتر جائے (جان بوجھ کر نہیں) روزہ نہیں ٹوٹتا۔مگر اس مسئلہ پر علماء کا اختلاف ہے اور جمہور علماء متفق ہیں کہ بھولے سے کوئی چیز کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔(یہ روزہ دار اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ بھول کر کھایا پیا ہے یا جان کر) قے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔کیونکہ قے باہر نکلتی ہے اندر نہیں جاتی۔حضرت ابن عمرؓ پچھنی لگواتے تھے۔(کتاب الصوم بخاری ص ۱۰۴) حضورؐ نے فرمایا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ،ہمارا خیال ہے کہ ٹیکہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

## حیض والی عورت:

یہ عورت نماز پڑھے اور روزہ نہ رکھے، گو نماز روزہ سے کئی درجہ اہم ہے۔ نماز مسافر اور مریض کو معاف نہیں ہے۔ مگر عورت جسے حیض آئے۔ نماز معاف ہے اور روزہ کی قضا رکھے۔ نماز کی قضا کی ضرورت نہیں۔

## اعتکاف:

اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں مسلمان مرد اور عورت اعتکاف میں بیٹھ سکتے ہیں۔ مرد مسجد میں اور عورت اپنے گھر کے کسی کونے میں جن کے شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

### مرد:

- ☆ بلا ضرورت خاص جو نہ حل ہو سکے مسجد سے باہر نہ نکلے۔
- ☆ روزہ ٹوٹنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔
- ☆ اعتکاف میں کھانا، پینا، بیت الخلاء، سونا کوئی ممانعت نہیں۔
- ☆ حجامت کرا سکتا ہے۔
- ☆ فضول باتوں سے اجتناب کریں۔
- ☆ کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، تیل سر میں لگانا درست ہے۔
- ☆ کپڑے دھونے کی اجازت ہے۔

### مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت:

- ☆ کوئی مرض ایسا لاحق ہو جائے جس کی وجہ سے اسپتال یا ڈاکٹر سے رجوع کرنا پڑے۔
- ☆ گھر میں آگ لگ جائے۔
- ☆ ماں، باپ بیوی بچہ کی کسی حادثہ کی خبر ملے۔
- ☆ کسی جنازہ میں شرکت کرنی ہو۔

### رتوں کے لئے اعتکاف:

- ☆ عورت بغیر ماں باپ، شادی شدہ شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکتی۔
- ☆ حیض ونفاس آنے سے اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔
- ☆ عورت اعتکاف سے پہلے حساب لگا کر اعتکاف میں بیٹھے۔ اتفاقاً بھی حیض آ سکتا ہے، اعتکاف ختم
- ☆ عورت اعتکاف کے دوران کھانے پکانے، گھر کے کاموں کیلئے ہدایت دے سکتی ہے۔ کپڑے دھو سکتی ہے۔
- ☆ عورت کا اعتکاف گھر میں ایک کمرہ، دالان میں کوئی مقام ہو سکتا ہے، مسجد نہیں۔

☆ اس مقام سے بغیر کسی شرعی ضرورت، غسل خانہ وغیرہ جانے کے نہ نکلیں۔

☆ ٹی وی پر کسی قسم کا پروگرام نہ دیکھیں نہ گانے سنیں۔

حج بیت اللہ:

صاحب استطاعت لوگوں پر حج فرض ہے۔ اس کے معنی 'بس' کے ہوتے ہیں، یعنی اگر تمہارے بس میں ہے تو حج کرو، جس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں وسائل پر قابو ہے، وسائل سے مطلب ومقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیبؐ نے بتایا کہ اگر تم اخراجات برداشت کرسکو۔ سواری کا بندوبست کرسکو۔ صحت اس قابل ہو۔ راستہ محفوظ ہو، تمہیں آنے جانے میں جانی خطرہ نہ ہو۔ یہ سب باتیں اس 'بس' کے مفہوم میں داخل ہیں، تو حج ضرور کرو۔ راستہ اور سواری کی باتیں اس وقت کی ہیں جب حاجی پیدل یا اونٹوں پر سفر کرتے تھے۔ فی زمانہ تو حاجی جو حج کا قصد کرے اس کو صرف صحت اور اخراجات کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔ ان کے علاوہ مناسک حج خود بخود حاجی وہاں جانے سے پہلے معلوم کرلیتا ہے جس کے بیان کرنے کی خاص ضرورت نہیں۔

قرآن پاک میں سورۃ العمران آیت ۹۷ ملاحظہ کریئے حج کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

''لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ وہ اس کا حج ضرور کرے اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے گا۔ تو یاد رکھو اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔''

حیض ونفاس والی عورت:

حج اور عمرے کے لئے مرد اور عورت کو پاک صاف ہوکر احرام میقات سے باندھ لینا ضروری ہے۔ ہوائی جہاز کے مسافر کراچی یا اسلام آباد سیدھے اگر جدہ اتریں تو جہاز میں سوار ہونے سے قبل احرام باندھ لیں۔ اگر آپ مکہ مکرمہ میں دوبارہ عمرہ کا ارادہ کریں تو تنعیم جاکر احرام باندھ لیں (تنعیم، مسجد عائشہؓ کا کرایہ سکہ سے ایک ریال ہے) اس کے ساتھ عمرہ یا حج کی نیت کرکے دوگانہ پڑھ لیں۔ احرام کی حالت میں لڑنا جھگڑنا، گندی وفحش گفتگو نہ کریں۔ عورتوں کے لئے حیض کی حالت میں عمرہ کی ممانعت ہے، ہم ایک واقعہ آپ کی تنبیہ کے لئے لکھ رہے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ حجۃ الوداع میں حضور ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوتی ہیں، جب آپؓ مکہ پہنچ گئیں تو آپ حیض سے تھیں۔ آپؓ رونے لگیں، حضور ﷺ نے رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ تو بولیں، اب میں کیا کروں، کمروں میں تو نماز نہیں پڑھ سکتی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ غم نہ کرو، آنسو پونچھ ڈالو، تم حج کرتی رہو، اللہ سے امید ہے تمہیں عمرہ نصیب کرے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں عمرہ کرنے سے قبل عرفات چلی گئی۔ عرفات سے منیٰ واپس آئی تو پاک ہو چکی تھی۔ غسل کرکے مکہ مکرمہ آئی اور طوافِ زیارت کیا۔ حضورؐ نے ان کے (حضرت عائشہؓ) بھائی عبدالرحمان بن ابوبکرؓ سے فرمایا، بہن کو تنعیم لے جاؤ اور عمرہ کا احرام بندھوالاؤ۔ حضرت عائشہ نے تنعیم جاکر احرام باندھا۔

(جس کی یاد میں مسجد عائشہؓ کہلائی) اب ہم سب مسجد عائشہ تنعیم میں جا کر احرام باندھتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عمرہ کیا اور حضورؐ کے ہمراہ مدینہ منورہ واپسی ہوئی۔ (صحیح بخاری۔ جلد ۲' ص ۴۶۱)

## ماؤں کو اپنی بیٹیوں کیلئے لمحہ فکریہ

__اسلامی نظریات کی ترویج:__ مغربی معاشرہ کے پیدا شدہ فتنوں نے اسلامی معاشرے میں جس قدر اباحیت اور کج روی کو مسلط کر کے رکھ دیا ہے۔ اس کا علاج سمجھ سے باہر ہے' نظریہ آتا ہے کہ اب کچھ ممکن نہیں' معاشرے نے اسلامی نظریات کی ترویج کو قطعاً روک دیا' مگر اب بھی ملت اسلامیہ میں صاحبان درد دل موجود ہیں جن کی مساعی جمیلہ ضرور کامیاب ہو سکتی ہیں۔

اللہ اور اس کے محبوب نبی ﷺ کی تعلیمات کے بارے میں مستقل طور پر تلقین اور رہنمائی سے ایک ایسی نسل تیار ہو سکتی ہے جو ایمان اور اطاعت رسول ﷺ کی فضا میں پروان چڑھے' پاکیزگی اور عفت کے جوہر سے آراستہ ہو' کسی نے اس بارے میں کیسی اچھی بات کہی تھی' ماں کی گود ہی ایسا گہوارہ اور مدرسہ ہے جہاں کی تربیت و صحیح راہنمائی میں اصلاح کر دی جائے تو اس میں پرورش پانے والا بچہ ایمان و حیاداری اور اسلامی تعلیمات سے استواری کا مستحکم ستون بن سکتا ہے' اس تربیت میں لڑکا اور لڑکی دونوں شریک ہوتے ہیں' مگر یقین محکم کے لئے لڑکی کی درست پرداخت زیادہ ضروری ہے کیونکہ کل اس نے بھی ماں بننا ہے' اور جب اس کی گود ہری ہو تو وہ بھی اپنا کردار ایسے ہی ادا کرے' اگر خواتین اور نوجوانی میں قدم رکھنے والی لڑکیوں میں دینی احکام و مسائل جاننے کا احساس موجود ہو تو اسلامی تعلیم و تاسیس' علم و حکمت سے بہرہ ور ہو کر صحیح معنوں میں ایک عمدہ اور مضبوط اخلاق و کردار کی نسل کو جنم دے سکتی ہیں۔

__ستر و حجاب:__ مردوں کیلئے عورت کا ستر ہاتھ اور منہ کے سوا اس کا سارا جسم ہوتا ہے' جسے اس عورت کے شوہر کے سوا کسی دوسرے مرد' حتیٰ کے باپ اور بھائی کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہیے' اور عورت کو ایسا چست لباس نہ پہننا چاہیے جس سے بدن اندر سے جھلکے یا بدن کی ساخت نمایاں ہو' حضور ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی بہن اسماء بنت ابوبکر کو دیکھا تو باریک لباس میں تھیں' بس آپؐ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا' اسما جب عورت بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ منہ اور ہاتھ کے علاوہ اس کا جسم نظر آئے' ایک اور موقع پر حضور ﷺ نے ہدایات دیں کہ ستر کے معاملے میں اتنی رعایت ہے کہ اپنے محرم رشتہ داروں کے سامنے عورت اپنے جسم کا اتنا حصہ کھول سکتی ہے جسکی بندش کی وجہ سے گھر کے کام کاج کرنے میں دشواری پیش نہ آئے جیسے آٹا گوندھتے ہوئے آستین اوپر چڑھا لینا۔ یا گھر کا فرش دھوتے ہوئے پاجامے کے پائنچے کچھ اوپر کر لینا۔

عورت کیلئے عورت کے ستر کی حدود وہی ہیں جو مرد کیلئے مرد کے ستر کی ہیں' یعنی ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ' اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورتوں کے سامنے عورت نیم برہنہ پھرے' بلکہ مطلب یہ ہے کہ ناف اور گھٹنے کے درمیان کا ڈھانکنا فرض ہے اور دوسرے حصوں کا ڈھانکنا فرض نہیں' اگر کبھی کھل جائے تو حرام نہیں۔ مفسرین نے "الا ما ظھر منھا

سے یہی سمجھا کہ ایسی زینت جو اضطراراً ظاہر ہو جائے چہرے یا ہاتھ کی نمائش کسی کو مقصود نہیں۔ ایک مومن عورت جو خدا اور رسولؐ کے احکام کی سچے دل سے پابند رہنا چاہتی ہے وہ خود فیصلہ کر سکتی ہے کہ چہرہ اور ہاتھ کب کھولے اور کب نہ کھولے اور کس حد تک چھپالے۔

جو عورت اپنی حاجات کے لئے باہر جانے اور باہر کے کام کاج کرنے کے لئے مجبور ہے اس کو کسی وقت ہاتھ بھی کھولنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور چہرہ بھی۔ ایسی عورت کے لئے بہ لحاظ ضرورت اجازت ہے مگر جس عورت کا حال یہ نہیں اور وہ صرف اپنی میک اپ زدہ چہرہ اور لمبے لمبے ناخن والے نیل پالش زدہ ہاتھ دکھانے اور انہیں ہاتھ دکھا کر مردوں کو ملتفت کرنا چاہتی ہے تو ایسی لعنت کی ماری عورت کو قصداً چہرہ کھولنا آیات حجاب کے زمرے میں آتا ہے اسلام کی پابندیاں بے مقصد نہیں۔ آپ خوب سوچ سمجھ لیں اپنا جلوہ دکھانے کے لئے اگر کوئی چیز بے حجاب کی جائے تو یہ گناہ ہے خود بخود بلا ارادہ کچھ ظاہر ہو جائے تو کوئی گناہ نہیں دیکھئے قرآن کیا کہتا ہے:

یا ایھا النبی قل لا زواجک و بنتک و نسآء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یئوذین (الاحزاب ۵۹)

ترجمہ: اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں اس سے یہ بات متوقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی اور ستایا نہ جائے گا۔

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عورتوں کو اجنبیوں سے چہرہ چھپانے کا حکم ہے اسے گھر سے نکلتے وقت پردہ داری اور عفت مآبی کا اظہار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بدنیت لوگ اس کے حق میں طمع نہ کریں اور بری نظر سے نہ دیکھیں امام رازی کہتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانے میں اشراف کی عورتیں اور لونڈیاں سب کھلی پھرتی تھیں اور بدکار لوگ ان کا پیچھا کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شریف عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے اوپر چادر ڈالیں جس سے ان کا فرق ظاہر ہو جائے اور وہ لوگ ان کا پیچھا نہ کریں دوسری بات یہ معلوم ہو جائے کہ یہ عورتیں بدکار نہیں۔

**عورت احرام اور حجاب:** عورتوں کا احرام عام کپڑوں یعنی قمیص شلوار اور سر پر ایک کپڑا جسے آج کل اسکارف کہتے ہیں مشتمل ہوتا ہے جس سے سر کے بال ڈھکے رہیں اس کے ساتھ چادر یا دوپٹہ پہن سکتی ہیں مگر چہرہ کھلا رہے احرام باندھنے والی عورت نہ تو نقاب ڈال سکتی ہے اور نہ دستانے پہن سکتی ہے مسند احمد بخاری مسلم مستدرک سب یہی حضور ﷺ سے روایت لکھتے ہیں: نقاب ڈالنا خوشبو لگانا رنگے ہوئے کپڑے پہننا منع ہیں اس کا مقصد یہ ہی ہو سکتا ہے (بہتر اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں) مگر مفسرین اور فقہا یہ کہتے ہیں کہ احرام کی حالت میں فقیرانہ اور عاجزانہ وضع ہونی چاہیے لہذا نقاب عورت کا جزو نہ بنے۔ مگر حالت احرام میں بھی ازواج مطہرات اور عام خواتین اسلام نقاب کے بغیر چہروں پر مردوں کے سامنے چہرہ پر کپڑا ڈال لیا کرتی ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، کہ ہم عورتیں احرام میں تھے کہ لوگ سواریوں پر قریب سے گزرتے تو ہم اپنے اوڑھنیوں کے پلو اپنے سروں کی طرف سے اپنے چہروں پر ڈال لیتے اور جب مرد گزر جاتے تو منہ کھول لیا کرتے۔ حضور ﷺ ساتھ ہوتے۔ موطا میں امام مالک فرماتے ہیں کہ فاطمہ بنت منذرؒ کا بیان ہے کہ ہم حالت احرام میں تھے کہ لوگ قریب سے گزرے ہم نے اپنے چہروں پر کپڑا ڈال لیا۔ ہمارے ساتھ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ تھیں انہوں نے اس بات سے ہم کو منع نہیں کیا۔ احرام کی حالت میں نقاب کا اطلاق مستقل نقاب پر ہے، ایسے وقت کپڑے کے ڈال کر چہرہ چھپانے سے نہیں جو پھر ہٹالیا جائے یہ نقاب نہیں ہے۔

<u>مسلمان ماں:</u> ایک مسلمان ماں کو لازم کہ اپنی بیٹی کو پردہ حجاب کی تعلیم اس وقت سے ہی دینی شروع کر دے، جب بچی ابھی بلوغت کے زینہ پر قدم رکھ رہی ہو۔ اس تعلیم کا موثر طریق یہ ہے کہ ماں خود اپنی بیٹی کے سامنے ایک مثال بن کر سامنے رہے، تعلیم کے ساتھ ساتھ پریکٹیکل خود کر کے دکھائے۔ تاکہ بچی پر اس کا اثر موثر ثابت ہو۔ اگر ماں دن اور رات کے کئی کئی گھنٹے ٹیلی ویژن کے پروگرام جواب حیاوشرم، ستر وحجاب کے رد میں پروگرام پیش کرنے پر تلے ہوئے ہیں، دیکھے گی تو بیٹی پر تمام اسلامی تعلیم بے اثر ثابت ہو گی۔ ستر پوشی اور حجاب امریکہ میں مکروہ اور گھناؤنی چیز سمجھتا ہے، امریکہ یورپ میں پردہ، حجاب جس کا نام کسی اسلامی تہذیب میں جہالت اور پسماندگی کے ذکر میں سب سے پہلے لیا جاتا ہے اور اس اسلامی تہذیب کا بڑے انشراح وانبساط کے ساتھ مذاق اڑایا جاتا ہے۔ جس کو زمین بوس کرنے کے لئے مغربی مکتب فکر رکھنے والے میڈیا پوری طرح سرگرم ہیں، اس لمحہ فکریہ میں اسلامی ذہن رکھنے والے بھی سر جھکا رہے ہیں، شرم سار ہیں مگر شرمندگی سے کام نہ چلے گا، تاویلات سے پردہ نہ پڑے گا۔ ہوشیار اب جی ہو جائیں، خدا کے سامنے کیا جواب دو گے!

ایک مسلمان ماں بن کر سوچئے یا پھر اسلام سے برأت کا اعلان کر دیجئے، جو نقاب، گھونگھٹ ستر جیسی چیز کا حکم دیتا ہے، آپ ترقی پسند ہیں، آپ کو وہ مذہب کیسے پسند آئے گا، جو خواتین کو شمع انجمن بننے سے روکتا ہے، حیا، عصمت، پردہ داری اور عفت مآبی کی تعلیم دیتا ہے، اس کے برعکس آپ مغربی تہذیب کی دلدادہ ہیں باہر پارٹی میں شرکت عیب نہیں سمجھتیں، اس کے لئے دو گھنٹے اپنی تزین اور آرائش کے لئے بیوٹی پارلر جانا ضروری سمجھیں، جسم پر کلون چھڑکیں، رنگ اور وضع کی مناسبت سے جاذب نظر لباس زیب تن فرمائیں، مختلف غازہ اور پاؤڈر، کریم سے چہرے ارو بازوؤں کے رنگ تبدیل کریں، ہونٹ اصلی قسم کی لپ اسٹک سے مزین کریں، کمانِ ابرو کو مزید خم دار بنائیں تاکہ آنکھیں تیراندازی کے لئے چست ہو جائیں۔ ان سب کرشموں سے مسلح ہو کر گھر سے نکلیں تو شان یہ ہو کہ ہر کرشمہ دامن دل کو کھینچ کھینچ کر "جا اینجا است" کی صدا لگا رہا ہو۔ تب جا کر ذوق خود آرائی کی تسکین دکھائی دے تو یہ بات آج سمجھ لیں کہ آپ کی بیٹی آپ سے دو قدم آگے نکل جائے گی اور آپ اس کی اس وقت بے راہ روی، چال چلن، عصمت وعزت پر سوائے رونے دھونے، قسمت کو کوسنے کے کچھ نہ کر سکیں گی۔ سوچ لیں ابھی وقت، اپنی بیٹی کی خاطر خدارا سنبھل جایئے اس کے سامنے ایک مسلمان

عورت بن کر رہیں تا کہ وہ آپ سے سبق سیکھے۔ ماں کی گود ہی تعلیم وتہذیب کا بہترین مدرسہ ہوتی ہے۔

حیض کا خون: جب لڑکی بلوغت کی عمر میں قدم رکھتی ہے تو حیض کا خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اس کے آنے کی کوئی حتمی عمر نہیں۔ بہر حال ۹ سال سے ۱۱ سال کی عمر میں ایسا ہو جاتا ہے۔ گرم ممالک میں جلد ہی ہو سکتا ہے۔ اگر لڑکی کو اس کے بارے میں کچھ معلومات نہ ہو تو اس کے لے بہت پریشان کن بات ہو سکتی ہے' پہلی دوسری مرتبہ زیر ناف درد کی تکلیف ہوتی ہے' لڑکی کو شرم بھی آتی ہے کہ کس سے یہ تکلیف بتائے۔ ماں کی گود ایسی جگہ ہوتی کہ اس میں آ گرتی ہے' روتی ہے کہ پیٹ میں درد ہے ماں اگر سمجھ دار ہے تو سمجھ جاتی ہے' سنکائی کرتی ہے' پیار کرتی ہے درد کی گولی کھلا کر تسلی دے دیتی ہے۔

دراصل یہ ماں کی ڈیوٹی ہے جب دیکھے کہ بیٹی بلوغت کی عمر کے قریب ہے تو اسے اکیلے میں بٹھا کر سمجھائے کہ اگر کسی وقت وہ ایسی تکلیف محسوس کرے تو پریشان نہ ہو۔ یہ ہر عورت میں نارمل عمل ہے۔ اور دو چار روز کے بعد طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے' گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ جب ماں یہ محسوس کرے پہلی مرتبہ اس کی بیٹی یا کسی بچی کو جو اس کے گھر میں رہتی ہے حیض کی آمد آمد ہے' بچی کو اسکول نہ بھیجے' لٹائے رکھے' لڑکی خود بخود ایک دو گھنٹے میں معمول پر آ جائے گی۔ یہاں آپ کو حیض کے بارے میں کچھ بتاتے چلیں' تا کہ ماؤں کی معلومات میں اضافہ ہو۔

حیض کا کیا حکم ہے:

ویسالونک عن الحیض قل ھو اذی فاعتزلو النسآ فی المحیض و لا تقربو ھن حتی یطھرن فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امر کم اللہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین۔ (البقرہ۔۲۲۲)

ترجمہ: پوچھتے ہیں حیض کا کیا حکم ہے؟ کہو کہ وہ ایک گندگی ہے اس میں عورتوں سے الگ رہو' ان کے قریب مت جاؤ۔ جب تک وہ پاک صاف نہ ہو جائیں پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ۔ اس طرح جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے' اللہ ان کو پسند کرتا ہے' جو بدی سے باز رہیں' اور پاکیزگی اختیار کریں۔''

حیض ایک ایسا معاملہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔ امام مسلم' امام ترمذی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہودی بنی اسرائیل حیض والی عورت کو گھر سے باہر نکال دیتے تھے۔ یا الگ کمرے میں رکھتے تھے۔ کسی چیز کو عورت ہاتھ نہ لگا سکتی تھی' دوسرے افراد خانہ کے ساتھ چھ سات دن نہ بیٹھ سکتی تھی نہ کھا پی سکتی تھی۔ چنانچہ اہل عرب نے بھی بنی اسرائیل سے یہی کچھ سیکھا اور ان دنوں عورت کو بالکل ناپاک' نجس سمجھ کر الگ کر دیتے تھے۔ ساتھ رہنے سہنے سے پرہیز کرتے تھے' نبی کریم ﷺ نے جو قرآنی تعلیمات عطا فرمائیں اس نے عورت کے مقام کو چار چاند لگا دیئے کہ ان دنوں وہ سب کام کر سکتی ہے' حضرت عائشہؓ جب حج بیت اللہ کے لئے آپ ﷺ کے

ساتھ تشریف لے گئیں تو آپؓ کو حیض شروع ہو گئے اور یوم عرفہ تک جاری رہا۔ حضرت عائشہؓ آبدیدہ ہو گئیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا۔ عائشہؓ آپ بیت اللہ کا طواف نہ کریں، حیض ایک ناگزیر معاملہ ہے، اللہ سب جانتا ہے، اب تم غسل کر کے حج کا احرام باندھ لو اور عرفہ میں ساتھ رہو۔

غسل: عورت اور مرد کے غسل کرنے میں خاص فرق نہیں ہے۔ البتہ عورت کے لئے اپنے سر پر بندھی مینڈھیوں چٹیوں کو کھولنا واجب ہے۔ بشرطیکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے لیکن فقہا عورت کے غسل جنابت اور غسل حیض میں فرق کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک غسل جنابت میں عورت کو مینڈھیاں یا چوٹی کھولنا واجب نہیں۔ مگر حیض اور نفاس کے غسل میں گندھے ہوئے بالوں کو کھولنا واجب ہے۔

امام مسلم۔ احمد اور ترمذی نے حضرت سلمہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا جنابت کے غسل میں اپنے بالوں کو کھول لیا کروں، حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا بس تمہارے لئے یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی ڈال لیا کرو، جو تمہارے جسم پر پھیل جائے۔ بس اس کے بعد تم پاک ہو۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک دن حضور ﷺ نے مجھے حیض کے بعد غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا اپنے تمام بالوں کو کھولو اور تب غسل کرو کہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔

غسل کرتے وقت جسم کے ہر حصہ پر پانی پہنچانا ضروری ہوتا ہے، اگر بدن پر کوئی حصہ سوکھا رہ گیا جہاں پانی نہ پہنچ سکا مثلاً ناف کا شگاف، اور کوئی شگاف، یا کوئی پرانا مندمل شدہ زخم جس کا اب صرف نشان رہ گیا ہو تو غسل کی نیت مکمل نہ ہوگی۔ یہ بھی واجب ہے کہ جس پر سے کوئی خارجی چیز لگی، چپکی رہ گئی ہو مثلاً آٹا گوندھتے ہوئے کسی عورت کی کلائی پر آٹا چپک گیا، سوکھ گیا، اور کوئی کھانے کی چیز چپکی رہ گئی، آنکھ میں چیرہ لگا رہ گیا، ناخن پر پالش لگی رہ گئی تو غسل نہیں ہوگا۔ اسی طرح کان میں پہنی ہوئی بالیاں، بندے اتار لیں تو بہتر ہے نہیں تو غسل کے وقت بالیاں اس طرح حرکت دیں کہ پانی کان کے سوراخ میں پہنچ جائے۔ اسی طرح کان کے سوراخوں میں پانی لگانا بھی ضروری ہے، ناخن لمبے رکھنا مکروہ ہے اگر ہیں تو وضو کرتے وقت انگلی اور ناخن کے درمیان جگہ میں پانی جانا ضروری ہے۔

غسل اور وضو کی نیت: نیت کو جمہور فقہا نے غسل کا ایک رکن شمار کیا ہے، کیونکہ نیت ہی سے عادت اور عبادت میں امتیاز نظر آتا ہے اور نیت محض دل کا عمل ہے، چنانچہ دل میں نیت کر لینا کافی ہے، لیکن اگر زبان سے بھی کہہ دیا جائے تو ''کہ میں غسل جنابت کی نیت کرتی ہوں'' یا حیض سے پاک ہونے کیلئے غسل کی نیت کرتی ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نیت کے سلسلے میں ضروری ہے کہ جسم پر پانی ڈالنے سے پہلے نیت کر لی جائے، مگر ہمارے نزدیک اگر بھول جائیں تو بے شک غسل کے دوران جس وقت یاد آ جائے نیت کر لی جائے تو اعتراض نہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا ضرور چاہیے مگر اگر بھول جائے تو دوران طعام جب بھی یاد آ جائے پڑھ لینے میں

کوئی ہرج نہیں۔ احناف کے فقہ میں نیت سنت ہے اور غسل کا رکن نہیں اس لئے اس سنت کو بغیر کسی زائد تکلیف کے ضائع نہ ہونے دیا جائے۔

غسل سے کے وضو کا طریقہ: غسل کرنے کیلئے آپ آپ پہلے وضو کریں اور وضو کے تمام فرائض اور ارکان ادا کریں، مثلاً نیت، منہ میں پانی ڈالنا، ناک میں پانی ڈالنا، چہرہ دھونا، ہاتھ کہنیوں تک دھونا، سر کا مسح کرنا، دونوں پیروں کو ٹخنہ تک دھونا، اور دھوتے وقت مذکورہ ترتیب کو ملحوظ رکھنا۔

حضرت میمونہؓ کی حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے غسل کی کیفیت بیان کی گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: جب وضو کرو تو باقی اعضاء دھو کر پاؤں اس وقت تک نہ دھوؤ بلکہ تمام جسم دھو کر پاؤں بعد میں دھوؤ۔

پیروں کو پہلے دھونے یا غسل کے بعد دھونے کے جواز، عدم جواز میں اختلاف بحث کا نکتہ نہیں ہا، دونوں طرح سے دھو سکتے ہیں، پہلے یا بعد میں بھی، دونوں طریقوں سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔

عبادت اور لباس: زمانہ جاہلیت میں شرک عورتیں بیت اللہ کا طواف بالکل برہنہ (ننگی) حالت میں کیا کرتی تھیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی: یابنی ادم خذوا زینتکم عند کل مسجد (الاعراف ۳۱)

اس آیت میں خطاب عام ہا اور تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اپنی زینت و لباس کو بالخصوص عبادت کے وقت ضرور اختیار کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں جسم کے ان حصوں کو چھپانا واجب ہے جو ستر ہیں لہذا جسم کے قابل ستر حصوں کو چھپایا جائے جس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ گویا ستر عورت یعنی عورت کو پنے جسم کے باعث شرم حصوں کو چھپانا فرض ہے، عورت کو اپنے ان حصوں کو عبادت کے دوران اپنے لباس سے ایسے لباس سے چھپالینا ضروری ہے جو کہ نہ صرف انسان کی نظر سے چھپے رہیں بلکہ فرشتوں اور جنوں کی نظروں کو بھی روک لیں، آپ سوچیں گی کہ فرشتہ اور جن کی آنکھوں سے چھپانا، کپڑے سے کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے اس واقع سے معلومات ملتی ہیں کہ آپؓ نے اپنے چچا نوفل سے حضورؐ کے بارے میں بتایا میرے شوہر ﷺ پر فرشتے آتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک امتحان لے لو کہ فرشتہ آتا ہے یا نہیں۔ اور امتحان یہ ہے کہ اپنے شوہر سے کہنا جب آپؐ کے پاس فرشتہ آئے تو تمہیں بتادیں، تم فوراً دوپٹہ اتار دینا اور پھر دریافت کرنا۔ ایسا ہی ہوا ایک رات حضرت جبریلؑ آئے اور نبی کریم ﷺ نے بی بی خدیجہ کو بتادیا آپ نے سر سے اوڑھنی اتار دی، حضورؐ نے کہا کہ حضرت جبریلؑ غائب ہو گئے۔ اس بات سے انہیں معلوم ہو گیا کہ آنے والا یقیناً جبریلؑ تھے کیونکہ فرشتہ بے پردہ عورت کو نہیں دیکھتا۔ اب آپ کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ لباس امت مسلمہ کی خصوصیت ہے، ایک اور ضروری بات آپ کو بتاتا چلوں، کہ حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں کپڑے کی بڑی قلت تھی، آپؐ نے دیکھا کہ کپڑوں

کی تنگی کی وجہ سے عورتیں اپنے شیر خوار بچوں کو اسی تہمد میں نماز پڑھتیں لپیٹ لیتی تھیں ایک شخص اعلان کرتا کہ اے عورتو! جب تک مرد اٹھ کر کھڑے نہ ہو جائیں تم سر نہ اٹھانا' تا کہ مردوں کی نظر ان کے ستر پر نہ پڑ جائے اور عورتوں کی نظر مردوں کے ستر پر نہ پڑ جائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ کسی بالغ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا"

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا' یارسول اللہ ﷺ کیا عورت زیر جامے پہنے بغیر کرتے اور اوڑھنی میں نماز ادا کر سکتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں! مگر کرتا اتنا لمبا ہو کہ عورت کی ایڑیوں کو چھپا لے۔"

اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔

ترجمہ: اور سینوں کو اپنے اپنی اوڑھنیوں کے آنچل سے ڈھکے رہو"

چونکہ قمیص یا کرتے کے گریبان کے مقام پر چاک ہوتے ہیں' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اوڑھنی' دوپٹہ کو گردن اور سینے پر لپیٹنے کا حکم دیا تا کہ گریبان کا حصہ بھی نظر نہ آئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ آپ کی نماز فرشتے ریکارڈ (نامہ اعمال) میں لکھتے ہیں اور اگر جسم کھلا ہے تو فرشتے آپ کے قریب نہیں آتے ہیں۔

ایسے باریک کپڑے جس کے اندر سے جسم جھلکے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں اور ایسی نماز کا اعادہ (دوبارہ پڑھنا) واجب ہے اگر بہت چست لباس جس میں سے جسم کے قابل ستر حصوں کے حدود خطوط نمایاں ہو جائیں تو ایسے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے اگر وقت نماز میں نماز دوبارہ نہ پڑھی جائے تو گناہ ہے۔

**روزہ اور عورت:** ہمیں قرآن پاک میں روزہ رکھنے کا علم ہوا اور سب سے پہلے روزہ کا جہاں ذکر ہوا وہ ایک عورت کا ہے۔ "انی نذرت للرحمن صوما" (مریم۔۲۶)

ترجمہ: میں نے رحمٰن (اللہ) کے لئے روزہ کی نذر مانی ہے۔

یہ تعلیم بھی آپ کو ایک فرشتے نے دی تھی' ملاحظہ کیجئے اس کے سیاق سے "فرشتے نے پائنتی سے اس کو پکار کر کیا غم نہ کر' تیرے رب نے تیرے لئے ایک چشمہ رواں کر دیا' اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا' تیرے اوپر تازہ کھجوریں گریں گی' پس تو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ اگر کوئی آدمی تجھے نظر آ جائے تو اس سے کہہ دے میں نے رحمان (اللہ) کے لئے روزہ کی نذر مانی ہے۔" (مریم۔۲۶۔۲۴)

**روزے کی قسمیں:** فرض روزے' رمضان کے روزے۔ یہ ہر حالت میں رکھنے چاہئیں۔ عورتوں کو حیض و نفاس کے روزے قضا رکھنے ضروری ہیں۔

حرام روزے' عید الفطر' عید الاضحیٰ اور اسکے بعد دو دن۔ عورت کو خاوند کی بغیر مرضی کے نفلی روزہ رکھنا حرام ہے

مستحب روزے، ماہ محرم کے روزے رکھنا، ماہ ذی الحج کی نو تاریخ کا روزہ، شوال کے چھ روزے۔

مکروہ روزے، نئے سال کے پہلے دن کا روزہ۔

عورت کو حرام روزے، حیض اور نفاس کے دوران روزہ نہ رکھنا جائے۔ حد یہ ہے کہ اگر روزے دار عورت کو حیض شروع ہو جائے تو اسے روزہ کھول دینا واجب ہے۔

کسی عورت کو ایک مقررہ تاریخ پر حیض شروع ہوا کرتا ہے اسے معلوم ہے کہ کل اسے حیض آئیں گے اور اس وجہ سے وہ کل روزہ نہیں رکھتی۔ تو اس پر کفارہ واجب ہو گا خواہ اس دن درحقیقت اسے حیض شروع ہو جائیں۔

<u>حیض کے دوران روزہ نہ رکھنے پر:</u> حیض کے دوران روزہ نہ رکھنے پر قضا فرض ہے، ام المومنین حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا۔ کیا سبب ہے حائضہ عورت پر روزے کی قضا واجب ہے، اور نماز کی قضا واجب نہیں، آپؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بس روزے کی قضا کا حکم دیا۔ اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا۔

غالباً اس میں حکمت الٰہی یہ ہو سکتی ہے کہ نمازیں ایک دن میں پانچ مرتبہ فرض ہیں اور روزہ سال میں ایک ماہ کے لئے، حیض اور نفاس کے روزوں کی قضا بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ لہذا ان کی قضا مشکل نہیں۔

<u>حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت:</u>

روزے کے معاملہ میں صریح ہدایت ہے کہ جو روزہ رکھنے کی قدرت نہ رکھتے ہوں، روزہ نہ رکھیں، قضا رکھ لیں، قضا نہ رکھ سکیں تو فدیہ ادا کریں۔: ملاحظہ فرمایئے۔

"او علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین (البقرہ۔۱۸۴)

ترجمہ: (جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں)

حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنا بچے کے بارے میں یہ خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کو نقصان ہونے کا امکان ہے تو وہ روزہ نہ رکھے، ہر روز کے روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو روٹی کھلائے۔ روٹی کے بارے میں ہماری یہ رائے ہے کہ جو روٹی یعنی کھانا خود کھا رہے ہو وہی فدیہ میں دو۔ یہ نہیں کہ تم تو مرغ چانپ کھاؤ اور کوکا کولا پیؤ اور غریب مسکین کو دال دے کر ٹرخاؤ۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر پر سے روزہ اور نماز کا نصف حصہ ساقط کر دیا اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت پر سے روزے ساقط کر دیئے"۔ چنانچہ اس سلسلہ میں علماء کے درمیان کسی قسم کا اختلاف نہیں ہا کہ حاملہ عورت کو اگر یہ خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے بچے کی ذات کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو اس کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، یہی عورت دودھ پلانے والی عورت کو یہ خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو روزہ رکھنا جائز نہیں۔

<u>روزے میں سرمہ، دوائی ڈالنا:</u> اس سلسلہ میں بہت ساری حدیثیں موجود ہیں کچھ تو کہتے ہیں سرمہ لگانے

سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' کوئی کہتا ہے کہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ مگر علماء جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہ بات سرور کائنات ﷺ سے ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا تھا۔

آنکھ میں پانی یا دوائی ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح ایک صاحب خانہ خاتون جسے رمضان میں اپنے مرد اور بچوں کے لئے کھانا پکانا پڑتا ہے تو اسے عموماً کھانے کی تیاری میں ہانڈی کا نمک چکھنے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ علماء جمہور نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ جہاں تک صرف نمک چکھنے کا تعلق ہے درست ہے مگر ذائقہ سے لطف اندوز ہونا اس شرط میں شامل نہیں' بہتر یہ ہے کہ اس سے بچا جائے۔ اگر ضروری ہے تو صرف نمک چکھ کر تھوک دیں اور پانی سے کلی کر لی جائے۔ چہ جائیکہ چکھنے کے دیر بعد تک اس کے ذائقے سے مزا لیتے رہیں۔

<u>بیوٹی پارلرز:</u> ہماری بہو' بیٹیاں' مغرب کی کافر و فاجر عورتوں کی اندھی تقلید میں عجیب و غریب بے راہ روی اور نامناسب راستوں پر چلنے لگی ہیں' جو ہر اسلامی اصول اور ضابطے سے آزاد ہو جانے کا تقاضہ کرتی ہے۔ اس کے پیش نظر عورت کی حفاظت و احترام کے وہ ضابطے نہیں ہیں جو اسلامی نقطہ نگاہ سے نہایت اہم ہیں' عورت آج سے چودہ سو سال پہلے بھی اپنے آپ کو بنا سنوار کر رکھتی تھی' جو میک اپ کرنا ہوتا' وہ خود کرتی تھی' (میک اپ سے میری مراد سامان آرائش جو اس زمانے میں ملتا تھا) مگر اب تو اس مہلک مدوجزر نے جو میڈیا سے دکھائی دیتا ہے' ہزاروں لاکھوں مسلمان لڑکیوں کو آتش زیر پا کر کے رکھ دیا ہے۔ خود تو جو کچھ آرائش کر لیں درست ہے مگر ان بیوٹی پارلر میں نہ صرف روپے کا زیان ہوتا ہے بلکہ غیر اسلامی کلچر کی نشو و نما خوب ہوتی ہے۔

ہماری بہنوں۔ بیٹیوں کو چاہیے کہ خدارا ایسا نہ کریں' شادی بیاہ' میں شرکت ہو' یا گھر میں کسی مہمان کی آمد' اچھے کپڑے پہنیں جو اللہ نے آپ کو دیئے' اپنے چہرہ کو کنگھی چوٹی سے آراستہ کریں' اسلام یہ نہیں کہتا کہ آپ بغیر چہرہ دھوئے سر جھاڑ منہ پہاڑ کرے پھرتی رہیں' بن سنور کر رہیں مگر اس کام کے لئے دکانوں پر مت جائیں۔ تو جوان بیٹیوں کی ماؤں کو چاہیے کہ خود ان کے لئے نمونہ بن کر دکھائیں۔ آپ امہات المومنین نبی اکرم ﷺ کی بیبیوں اور سلف صالحین کے مہاجر و انصار کی خواتین کی زندگی کے معمولات پر کما حقہ چلنے کی کوشش کریں۔

<u>مصنوعی بال:</u> اسکول اور کالج کی لڑکیوں میں بھی دیکھا دیکھی مصنوعی بال سر میں لگانے کی وبا عام ہوتی جارہی ہے' بازار میں یہ باسانی مل جاتے ہیں' یہ سب فساد ٹیلیویژن میڈیا سے پھیل رہا ہے۔ اسلام پسند ماؤں کو درکار ہے کہ وہ ان ناپاک بالوں کی رسم پیوندکاری سے اپنی بچیوں کو روکیں۔ کیونکہ اسلام میں یہ ایک ناپسندیدہ عمل ہی نہیں بلکہ حرام فعل ہے۔

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! میری لڑکی کی شادی ہونے والی ہے' بچپن میں اسے چیچک نکلی تھی' جس کی وجہ سے سر کے بال گر گئے۔ کیا میں اس کے بالوں میں مصنوعی بال جوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "بالوں میں جوڑ لگانے اور لگوانے پر لعنت ہے" (متفق علیہ)

حمید بن عبدالرحمنؒ بیان کرتے ہیں کہ جس سال میں نے حج کیا' معاویہؓ کے ہاتھوں میں بالوں کا ایک گچھا تھا' آپ نے منبر پر کھڑے ہوکر سب کو دکھایا' اور فرمایا' اے اہل مدینہ! میں نے نبی اکرم ﷺ کو کہتے خود سنا ہے ایسے بال سر میں لگانے والوں پر لعنت ہے جو عورتیں لگاتی یا لگواتی ہیں ان پر لعنت ہے' حضور ﷺ نے مزید فرمایا کہ بنی اسرائیل کے باشندے ہلاک ہوئے جب ان کی عورتیں اپنے بناؤ سنگھار کے سلسلے میں بال لگانے والوں کے پاس جاتی تھیں اور ان سے مصنوعی بال لگواتی تھیں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے سرور کائنات ﷺ سے روایت بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ان عورتوں پر جو حسن و دلکشی کے لئے اپنے چہروں کو گدواتی ہیں۔ چہرے پر سے بال نوچواتی ہیں' اپنے دانتوں کو چمکدار اور نوکیلے بنواتی ہیں۔ اور سر پر مصنوعی بال لگواتی ہیں۔ (اس زمانے میں بیوٹی پارلر تو نہ ہوتے تھے مگر محلہ یا شہر میں کچھ لوگ اس کام کے لئے ضرور مشہور ہوتے ہوں گے جن کے پاس عورتیں اپنے آپ کو دلکش بنوانے کے لئے جاتی ہوں گی)

یہ تو رہا معاملہ مصنوعی بالوں کا جو بالوں کو لمبا کرنے کے لئے عورتوں کے بالوں کے ساتھ جوڑ دیئے جاتے ہیں اب ان سے بھی آگے ایک قدم (Hair Grafting) شروع ہوگیا ہے۔ پندرہ بیس ہزار روپیہ میں لاہور کراچی میں گنجے لوگ اپنے سر پر بال لگواتے ہیں۔ یہ حرکت بھی اسی ضمن میں آتی ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ایک عورت جس کا نام ام یعقوب تھا آئی اور کہا کہ اسے اطلاع ملی ہے کہ تم نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو سنگھار میں مصنوعی بال لگاتی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہاں میں نے قرآن میں پڑھا۔

عورت بولی میں نے تمام قرآن پڑھا مجھے کہیں یہ بات لکھی نظر نہیں آئی۔

آپ نے فرمایا اگر تو قرآن پڑھتی تو میرے پاس نہ آتی۔ قرآن کیا کہتا ہے' تجھے معلوم نہیں۔ سن

وما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنه فانتھوا (الحشر۔۷)

ترجمہ: جو رسول تمہیں دے لے لو' اور جس بات سے منع کردے اس سے رک جاؤ''

عورت نے کہا کہ ہاں یہ آیت تو قرآن میں ہے۔ آپ نے فرمایا تو اور کیا چاہتی ہے' کیا رسولؐ نے تجھے نہیں روکا کہ یہ کام مت کر۔ عورت رونے لگی اور کہنے لگی ہاں ایسا ہی ہے میں غلطی پر تھی اور روتے روتے واپس چلی گئی۔

احناف کی رائے یہ ہے کہ عورت اپنے بالوں میں سوت' ریشم' اون' کپڑے کی دھجیاں باندھ لے جیسے ہم بُوٹی یا چُٹیا کہتے ہیں۔ اس میں نہ تو بالوں کا استعمال ہے نہ انسانی و حیوانی اجزاء کا استعمال ہے۔

<u>چہرے کا میک اپ:</u> عورت کے لئے ایسی تمام زیب و زینت جس سے اس کی اصلی شکل و صورت جس پر اللہ تعالیٰ نے اسکو پیدا کیا ہے' بالکل تبدیل ہوجائے بدل جائے' اور دیکھنے والا دھوکہ کھائے کہ یہی اس عورت کی قدرتی

شکل صورت ہے، مثلاً چہرے کے بال نچوانا۔ آنکھوں کی بھونوں اور پلکوں کو نچوانا اور محراب دار بنانا حرام ہے، خاوند کے علاوہ کسی محفل، دعوت، جلوس، جلسہ میں زینت دکھانا حرام ہے۔ چہرہ کو رنگنا، بالوں کو سیاہ کرنا، شوہر کی بغیر اجازت حرام ہے۔

ان تصریحات میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بالوں کے جوڑ کے علاوہ جسم کے حصے کو رنگنا (بغیر شوہر کی اجازت) حرام ہے، اسی مقام پر ضروری ہے کہ ناخنوں کو رنگ یا مہندی سے رنگ لینا درست ہے، کیونکہ اس کی تہ ناخن پر نہیں جمتی، مگر چونکہ نیل پالش (Nail Polish) جس کی تہ ناخن پر جم جاتی ہے حرام ہے۔ نہ اس کے استعمال کے بعد وضو ہوسکتا ہے، نہ نماز، نہ تلاوت قرآن۔ یہ بات تو ہوسکتی ہے کہ نیل پالش اتار کر وضو کریں، نماز پڑھیں، مگر جب نیل پالش لگائی، وضو ختم ہوگیا اور کھیل ختم۔

سوچیے! نیل پالش کا رواج کافروں کی ترویج ہے، جن کو پاکی کی ضرورت ہے اور نہ وضو کرنے کی۔ اس کے علاوہ ٹشو پیپرز کی ایجاد نے ہمارے مہذب ترین طبقے میں بھی ٹشو پیپرز کا استعمال عام ہے، آپ کسی مہذب، اعلیٰ معیار کے گھر میں جائیں تو غسل خانوں میں ٹشو پیپرز لٹکتے خود نظر آئیں گے۔

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى (الاحزاب ۳۳)

ترجمہ: اسلام سے پہلے جاہلیت میں جس بناؤ سنگھار کی نمائش ہوتی تھی اب نہ کرو۔

جو آرائش ہر بری نیت سے پاک ہو۔ غیر محرموں کو دکھائی نہ جائے وہ اسلام کی آرائش ہے اس کی تمہیں مکمل اجازت ہے اور جس میں ذرہ برابر بھی بری نیت شامل ہو وہ جاہلیت کی آرائش ہے۔

کلون، لیونڈر میں بسی ہوئی، سرخی پاؤڈر سے لپی ہوئی، شوخی و شرارت سے بھری ہوئی بیوی کے مقابلہ میں وہ ملگجی بیوی لاکھ درجہ بہتر ہے جو گھر کے کام کاج میں لگی شوہر کے انتظار، بچوں کی تربیت میں اپنے آپ کو مصروف رکھے، اور شوہر کی خدمت گزاری میں اف نہ کرے، جس کے چہرے سے تھکان کے آثار ہویدا ہو رہے ہوں، باورچی خانہ کے دھوئیں میں چہرے کا ملگجا پن نمایاں ہو، یہ عورت جنتی ہے، حضور ﷺ کا ارشاد ملاحظہ فرمایئے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اور ملگجے گالوں والی عورت جو شوہر کی اطاعت میں مصروف رہتی ہے قیامت کے دن، راوی کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو برابر کرتے ہوئے فرمایا ہم دونوں اس طرح ہوں گے۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب، باب ۱۲۱)

ایک اور حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، میں تمہیں بتاؤں آدمی کا بہترین خزانہ کیا ہے، نیک بیوی، جب اسے دیکھے تو خوش کردے، جب کسی بات کا حکم دے تو اطاعت کرے، اور جب کہیں مرد باہر جائے تو اس کے گھر اور بچوں اور اس کے ناموس کی حفاظت کرے۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الزکاۃ باب ۳۳)